سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ

رجسٹر نمبر ایل ۸۹۔

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل ایم۔اے ۱۸ وارث روڈ۔ لاہور } ایڈیٹر

پادری غلام مسیح صاحب میکلوڈ روڈ۔ لاہور } اسسٹنٹ

پادری ایچ۔ اے۔ والٹی صاحب ایس۔ ٹی۔ ایم۔ ایپرس سرکلر روڈ لاہور } مینیجر

جملہ خطوکتابت وترسیل زر بنام مینیجر صاحب نور افشاں ہونا چاہئے تمام مضامین واشتہارات برائے اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کر کے بنام ایڈیٹر وارث روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں۔

حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے دنیا میں آنے کو تھا

جلد ۵۵	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۴ نومبر ۱۹۲۷ء	نمبر ۴۴

مسدسِ منّت

گزشتہ سے پیوستہ

جو کھیت میں ہو بھاگیں وہ بل بیل چھوڑ کر   کپڑوں سے ہاتھ اٹھائیں نہ کپڑا اٹھے مگر
دونوں میں کون سی ہے مصیبت قبیح تر   جامہ ہو جسم پر کہ ہلاکت ہو جان پر
افسوس عورتوں پہ جو تب بار دار ہوں
خود پاؤں جنکے بھاگنے میں اُن پہ بار ہوں

مانگو کہ یہ فرار نہ ہو یوم سبت میں   تشویش و انتشار نہ ہو یوم سبت میں
دل کو یہ اضطرار نہ ہو یوم سبت میں   آزار جان زار نہ ہو یوم سبت میں
یہ جو بلائے حشر نمائندہ آئیگی
ایسی مصیبت آئی نہ آئندہ آئیگی

یہ دن اگر گھٹائے نجائے کسی قدر   ملتی فنا کی جنس میں نوعیت بشر
ہو جاتا اس کے طول میں سب قصہ مختصر   لیکن تھی برگزیدوں کی فہرست پر نظر
یہ دن گھٹے ہیں فضل رسیدوں کیواسطے
کچھ دکھ کٹے ہیں فضل رسیدوں کیواسطے

تب کوئی یہ کہے کہ دیکھو یہاں مسیح   دھوکا وہ دے رہا ہو دغا باز ہے صریح
کہتا ہے وہ غلط یہ نہیں کہتا ہے صحیح   گمراہ کرنے کو وہ نہیں جانتا قبیح
یہ ہے سبب کہ آئینگے جھوٹے نبی بہت
دعوے مسیحیت کا کریں ہمی بہت

نامی نشاں دکھاتے ہوئے نام کے لئے   کرتب بھی کچھ کرینگے وہ اس کام کے لئے
دوڑائیں فہم رفع اوہام کے لئے   حرفت یہ خاص ہو نہ فقط عام کے لئے
بنتا نہ اس فتور سے رہتے نہ دور وہ
گمراہ برگزیدوں کو کرتے ضرور وہ

یا کوئی جب کہے کہ بیاباں پر مسیح ہے   آؤ تمہیں دکھاؤں مرے گھر مسیح ہے
یا یہ کہ کوٹھڑیوں کے اندر مسیح ہے   یا جنگلوں میں دیکھ لو چل کر مسیح ہے
ہرگز نہ ماننو منع کئے دیتا ہوں تمہیں
اپنا پتہ پتے کو دیئے دیتا ہوں تمہیں

جیسے کہ برق کوندتی ہے ابر تار میں   مشرق کے قرب غرب کے رخشاں جوار میں
بارش کی تم نے دیکھا ہے اکثر بہار میں   منظر یہی رہے نظر انتظار میں
آدم پسر بھی آئیگا ایسی ہی شان میں
جب ہو خیال میں نہ تمہارے گمان میں

گدھ جیسے لوٹے پڑتے ہیں مردار دیکھکر   اور سے دیکھتے ہیں بڑی تیز ہے نظر
دریا کنارے دیکھ لو مردوں کے گھاٹ پر   گدھ کی طرح گدھے ہوئے ستے ادھر ادھر
مُوئیں وہ واہ کر کہ چھریں وہ میں ڈال کر
اب سگ لگے ہیں اُن کے وہ کھائیں نکال کر

افسوس تھی جو پاک وہ مردار ہو گئی   ذات نصیب خستہ ہوئی خار ہو گئی
شوہر کے ہوتے رانڈ یہ بدکار ہو گئی   انصاف سے سزا کے سزاوار ہو گئی
شہزادۂ سلامتی دامن جنگ میں
آیا یہ دسلیم یہ طیطس کے رنگ میں

ستہ چلاکر سٹہ دیا

میں نے تیری خبر کان سے سنی تھی پر اب میری آنکھیں تجھے دیکھتی ہیں اس لئے مجھے اپنے آپ سے نفرت ہے اور میں خاک میں اور راکھ میں توبہ کرتا ہوں ایوب ۴۲: ۵ و ۶

مثنوی صبر ایوب

منظومہ جناب کیدار ناتھ صاحب مت سکینہ گھنڈ اچوری

کیوں عمر عقاب سی نہ اُڑ جائے
شکرہ ہے شکار سے نہ باز آئے

مٹی میں ملا نہ خاک کر کے
بے جان نہ یوں ہلاک کر کے

خوش رہ کے میں غم سے منہ کو موڑوں
شیریں ہوں ترش روی چھوڑ دوں

تاہم ہوں مشقتوں سے حیراں
محنت کی ہوں گردشوں سے گرداں

جب تو مجھے بے گنہ نہ ٹھہرائے
کیوں کھینچوں مشقتیں کروں ہائے

صابون سے ہاتھ اگر میں دھوتا
تن برف کے پانی میں ڈبوتا

تب ایسی روش پہ چال دیتا
تو مجھکو گڑھے میں ڈال دیتا

کچھ ایسی گھنونی ہو گئی گت
ہے تن ہی سے پیرہن کو نفرت

وہ مجھ سا نہیں بشر سے آلود
ہوں اُس سے مقابلہ کو موجود

ثالث نہیں کوئی ساتھ اپنے
دونوں پہ دھرے جو ہاتھ اپنے

مجھ پہ سے چھڑی جو وہ اُٹھائے
مرعوب نہ رعب سے بنائے

بے خوف کہوں کہ کیوں ڈرونگا
جب یہ نہیں ہے تو کیا کرونگا

بیکار ہے اب اس سے سروکار
جاں میری ہے زندگی سے بیزار

بے شک میں اب کرونگا شکایت
شاکی کی نہ حک کرو حکایت

تلخی ہے۔ نہیں مٹھاس دل میں
شیرینی کی کیا پیاس دل میں

یارب یہ تبا ہے مہربانی
کیوں مجھ سے مقابلہ کی ٹھانی

چیز اپنی بنی بگاڑتا ہے
بستی ہستی اُجاڑتا ہے

تو بد کی بدی سے باخبر ہو
منصوبہ پہ ان کے جلوہ گر ہو

میری سی نہیں ہے آنکھ تیری
دیکھے نہ وہ ایسے جیسے میری

میرے ہیں دن اور، اور تیرے اور
تیرے برس اور اور مرے اور

کیوں میری بدی کی جستجو ہے
کیوں در پئے مری خطا کے تو ہے

مجھ میں نہیں شر تو جانتا ہے
کون آکے چھڑائے مانتا ہے

ہوں دست کی تیرے دستکاری
بڑھوں تیری باری کا میں باری

بتھرا تھا سمیٹ کے بنایا
پیچیدہ لپیٹ کے بنایا

پتلا مرا مٹی سے بنایا
پھر اُس میں ملائیگا تو آیا!

تو ہی نے انڈیلا شیر کی طرح
پانی سے بنا پنیر کی طرح

تو نے جیسے دہی جمایا
سکایا تو مکھن آسا آیا

یہ جسم ہے گوشت و پوست میرا
رگ پٹھوں سے ہڈیوں کو گھیرا

توفیق دی زندگی کی مجھکو
اور روح کی بھی صحت دی مجھکو

وہ مجھ سے چھپائیں تونے دل میں
جو مصلحتیں تھیں آب و گل میں

تو غور سے دیکھتا خطا ہے
اور آتا نہیں سرِ عطا ہے

واویلا جو بد ہوں تو مچاؤں
صادق ہوں تو سر نہ میں اُٹھاؤں

رسوائی سے میں تو بھر گیا ہوں
رسوا جو ہوا تو ڈر گیا ہوں

ہیں صعب مری مصیبتیں دیکھ
کیسا ہوں ذلیل ذلتیں دیکھ

تو شیر ہے تو شکار میں ہوں
اس زور کے زیر بار میں ہوں

صورت تو عجیب ہے دکھاتا
ہیبت تو غریب ہے دکھاتا

کرتا ہے کھڑے گواہ مجھ پہ
یہ قہر ہے زہر آہ مجھ پہ

فوجیں نئی مجھ پہ چڑھ کے آئیں
سیلاب کی طرح بڑھ کے آئیں

کیوں رحم سے رحم میں نکالا
جنوایا جنین سا نکالا

دم پہلے نکلنے سے نکلتا
کیوں گود کے پالنے میں پلتا

ہوتا میں نہ ہونے کے برابر
پاتے مجھے کھوئے کی برابر

کردیتا تو بطن کو اگر گور
ہو جاتا میں پیٹ ہی میں درگور

کیا دن مرے کم نہیں ہیں تھم جا
دم لے لوں نہ جم[1] کی طرح جسم جا

قبل اس کے کہ جاؤں میں یہاں سے
اس جا کہ پھروں نہ پھر جہاں سے

تاریکی کی سرزمین پُر غم
جو موت کے سایہ کا ہے عالم

تاریکی کا ملک ہے جو تاریک
ہے موت کا سایہ جس کے نزدیک

رونق کی نہیں ہے پھیری جس میں
اور روشنی ہے اندھیری جس میں

نعمانی ضوفر کی لسانی

نعمانی نے بات یہ سنائی
بولا یہ ہے طول داستانی

تطویل کو مختصر کروں میں
تو بولا ہے اب جواب دوں میں

[1] جم سنسکرت بمعنی ملک الموت



نور افشاں

مطبوعہ ۴ نومبر ۱۹۲۶ء

آسمان صحیفہ بائبل ہے

جب میں تیرے آسمانوں پر دھیان کرتا ہوں

آج کے دن دنیا کی تمام مہذب حکومتوں نے اجرام فلکی کی دیکھ بھال کے لئے۔ اُن کی حرکات وسکنات کا ملاحظہ کرنے کے لئے۔ ان کی ایک دوسرے سے دوری کی پیمائش کرنے کے لئے۔ اُن کے نظام ترکیبی کی تفہیم اور سمجھ کے لئے رصدگاہیں بنا رکھی ہیں۔ جہاں اعلےٰ سے اعلےٰ دوربینی کے آلات وسامان موجود ہیں جنکے وسیلے سے انسانی آنکھ آسمان کی فضا اور اس کے خلاء کو کروڑوں بلکہ اربوں تک دیکھ سکتی ہے اور اس کے پوشیدہ خزانوں کی تلاش وجستجو کر سکتی ہے۔ وہاں خدا کے آسمانوں پر دھیان کرنے والے شب وروز اجرام فلکی کی کیفیتیں ملاحظہ کرتے رہتے ہیں اور ان پر کتابیں لکھتے رہتے ہیں انہیں کا آجکل نام سٹرانومر یا نجومی مشہور ہے اور اُن کی تصنیفات سٹرانومی یا علم نجوم کے نام سے نامزد ہیں۔ لا زمانہ حاضرہ کے نجومیوں نے دوربینی کے وسیلے سے آسمانوں کے ایسے عجائب وغرائب مشاہدہ کئے اور بیان فرمائے ہیں کہ ان سے انسانی عقل دنگ اور متحیر ہوتی ہے۔

ہم کسی انسانی رصدگاہ تک نہیں پہنچے ہیں اور نہ انسانی دوربین کے ساتھ آسمانوں کو دیکھا ہے ہم الہٰی رصدگاہ کی الہٰی دوربین سے جسے انجیل کہتے ہیں خدا کے آسمانوں پر نظر ڈالتے رہتے ہیں۔ یہ دوربین نہایت پرانے زمانہ کی ہے۔ اس کے لینس بھی کسی قدیم ازمنی ساخت کے ہیں جن میں بظاہر وہ صفائی اور بصیرت کی قوت کی طاقت نہیں جو زمانہ حال کی انسانی دوربینوں کے لینسز میں پائی جاتی ہے۔ تو بھی ہم ناظرین کرام کو بتلا دینا چاہتے ہیں کہ خدا کی بائبل نامی دوربین زمانہ حال کی اعلےٰ سے اعلےٰ دوربین سے افضل ہے اور وہ اس قدر سستی مل سکتی ہے کہ معمولی انسان دو تین روپیہ خرچ کرکے اُسے اپنی ملکیت بنا سکتا ہے۔ اس کے مقابل انسانی دوربین جو ادنے سے ادنے قوت وطاقت کی ہے سینکڑوں روپیہ کے صرف سے دستیاب ہو سکتی ہے ہم صرف بائبل نامی الہٰی دوربین سے آسمانوں کی سیر کرتے ہیں اور اپنے آسمانی مشاہدات کا ذکر سنانا چاہتے ہیں بلکہ ہم ناظرین کرام سے بھی التماس کرتے ہیں کہ وہ بھی بائبل میں سے آسمانوں کی سیر کریں۔

ہم مضمون ہٰذا کے نمبر اول میں یہ بات بتلا چکے ہیں کہ آسمانوں کے خالق ومالک نے حضرت ابراہیم کی توجہ آسمان کے ستاروں کی طرف دلائی تھی اور اُن کے نمبر وشمار کو بے انداز ظاہر کیا تھا تو بھی یہ بات سچ ہے کہ حضرت ابراہیم نے کسی نجومی کی آنکھ سے آسمان کے ستاروں کو نہ دیکھا تھا مگر اس بات میں شبہ نہیں ہو سکتا ہے کہ حضرت ابراہیم کی نسل میں بیشمار نجومی بھی پیدا ہوئے۔ ان میں ایک نجومی حضرت داؤد تھے جن کے کلام کا ایک حصہ نمبر ہٰذا کے عنوان کی ذیل میں لکھا گیا ہے۔ آپ آسمانوں پر دھیان کیا کرتے تھے۔ چاند۔ سورج اور ستاروں پر سوچا کرتے تھے۔ ایک حضرت داؤد پر ہی کیا منحصر ہے حضرت موسےٰ سے لیکر یوحنا رسول تک بائبل کے مصنف اجرام فلکی پر غور وفکر کرنے والے ثابت ہو سکتے ہیں آسمان وزمین کے حقائق پر سوچتے نظر آ سکتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی نظر میں آسمان وزمین اور چاند سورج اور ستارے نہایت اہمیت رکھتے معلوم ہو جاینگے۔

پس بائبل نامی الہٰی دوربین جن مقدس ہستیوں کی ساخت ہے وہ علم نجوم کی ماہر ہستیاں تھیں انہوں نے جو ایک دفعہ دوربین بنا دی وہ ہمیشہ کے لئے کافی ہے اس کے لینس کی قوت بڑھائی گھٹائی نہیں جا سکتی ہے۔

اس سے پیشتر کہ ہم آگے بڑھیں ناظرین کرام کو یہ بات بھی بتلا دینا چاہتے ہیں کہ بائبل کے مصنف زمانہ حال کے نجومیوں سے مختلف بھی ہیں جو صرف اجرام فلکی کے نقشے تیار کیا کرتے ہیں۔ جو صرف اجرام فلکی کی حرکات کو دیکھا کرتے اور اُن کی جسامتوں کی تصاویر لیا کرتے اور اُن کے بعد وفاصلوں کی پیمائش کیا کرتے ہیں۔ بائبل کے مصنف ہر اعتبار سے ان نجومیوں سے مختلف ہیں اُن کی تصنیفات میں اس قسم کی کوئی بات نہیں مل سکتی تو بھی آنے والے بیان میں اُن کے علم نجوم کی برکت بیان کی جائیگی اور یہ بات بھی زیادہ صفائی ووضاحت سے بیان ہوگی کہ بائبل نامی الہٰی دوربین کو زمانہ حاضرہ کی انسانی دوربینوں پر ہر اعتبار سے فضیلت وشرف حاصل ہے۔ آسمانی حقائق کے ملاحظہ کے لئے جو کام بائبل مقدس دیتی آئی ہے وہ کام انسانی دوربینیں نہ دے سکی ہیں اور نہ دے سکینگی۔ پس ہم اپنے ناظرین سے متمنی ہیں کہ وہ بائبل کی آنکھ سے آسمان وزمین کو دیکھیں ستاروں اور سیاروں کا ملاحظہ فرمائیں تو اس قدرتی کارخانے کی عجیب وغریب شان نظر آئیگی۔ (باقی باقی)

ایک عورت کی بہادری

متھرا کے چپلین کی میم صاحبہ ایک شام کو اپنی چھوٹی چار سالہ لڑکی کے ساتھ ہواخوری کو نکلیں بچوں کی چھوٹی گاڑی بھی ہمراہ تھی آیا دوسرے کنارے پر چل رہی تھی اتنے میں میم صاحبہ نے آیا کے چلانے کی آواز سنی اور آنکھ اُٹھا کر کیا دیکھتی ہے کہ ایک موٹا تازہ سانڈ کھیت میں سے دوڑا ہوا انہیں کی طرف آ رہا ہے۔ ابھی یہ سانڈ بمشکل پچاس گز کے فاصلے پر ہوگا کہ میم صاحب نے اپنی بیٹی کو گود میں اٹھا لیا اور اس چھوٹی گاڑی کی آڑ میں چھپ گئی۔ آیا تو ایک درخت کی طرف بھاگ نکلی اور سانڈ بہادر نے گاڑی پر دھاوا بول دیا اور اس کو سینگوں پر اُچھال کر پیالہ کی طرح پرے پھینک دیا۔ میم صاحبہ کو ابھی دم لینے کی فرصت نہ ملی تھی اور بچے کو گود میں لے کھڑی تھی کہ سانڈ دیوتا ہر طرح

سی تہذیب و شائستگی کو بالائے طاق رکھ عزت نسوان کے سبق کو بھول کر میم صاحب پر حملہ آور ہوئے میم صاحب نے بچہ کو تو گھاس پر ڈال دیا لیکن سانڈ کے سینگ کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور مدد کے لئے شور مچایا۔ سانڈ جوش میں بھرا میم صاحبہ کو ادھر اُدھر دھکیلتا رہا اور آخر کار اُنکو زمین پر پٹک مارا۔ میم صاحبہ کے شور و غل کی آواز سے چند آدمی مدد کے لئے بھاگے آئے اور انہوں نے ڈرا دھمکا کر سانڈ کو ہٹا دیا اور میم صاحبہ کو بچا لیا۔ گو کئی جگہ چوٹیں آئیں لیکن اُن کے حواس قائم تھے اس سے اُن کی اور اُن کی بچی کی جان بچ گئی تھا۔ میم صاحبہ۔ دیوتاؤں سے جنگ اسی کو کہتے ہیں۔ (آ۔م)

مشہور انگریز مصنفین

مختلف کتابوں کے معاوضے

گولڈ سمتھ کو کتاب "وکار آف ویکفیلڈ" کے لئے ۶۰ پونڈ۔ جانسن کو "ریسلاز" کے ۱۰۰ پونڈ اور "شاعروں کی کی زندگیوں" کے لئے ۳۰۰ پونڈ ملے۔ لیمبس کو "شکسپیر کی کہانیوں" کے لئے ۶۰ اشرفیاں دی گئیں۔ فیلڈنگ کو "ٹام جونس" لکھنے کے لئے ۶۰۰ پونڈ دیئے گئے۔ تھیکرے نے کہا تھا کہ مجھے اپنی کسی کتاب کے لئے پانچ ہزار پونڈ سے زیادہ معاوضہ حاصل نہیں ہوا۔

بخلاف اس کے سکاٹ نے دو سال سے بھی کم مدت میں ۲۶ ہزار پونڈ کمائے۔ کہا جاتا ہے کہ لارڈ لٹن کو اپنے ناولوں کے ذریعہ سے ۸۰ ہزار پونڈ کی آمدنی ہوئی تھی۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ جب تک ڈکنس کی کتابیں "نکولس نکلبی" فروخت ہوتی رہی وہ دس ہزار پونڈ سالانہ کماتا رہا اور اسے "ایڈون ڈرووڈ" کے لئے سات ہزار پونڈ کی رقم بطور معاوضہ دی گئی۔

لارڈ بیکنسفیلڈ نے اپنے ناولوں کے ذریعہ سے ۳۰ ہزار پونڈ کمائے اور جارج ایلیٹ کو صرف "رومولا" سے دس ہزار پونڈ کی آمدنی ہوئی۔ ینیز ولکی کولنس کو دو ناولوں کے لئے دس ہزار پونڈ معاوضہ

دیا گیا۔

مگرمچھوں سے فائدے

ایک کمپنی نے کام شروع کر دیا

مگرمچھوں کو پکڑنے اور اُن سے منافع حاصل کرنے کے لئے ایک کمپنی قائم ہوگئی ہے۔

مگرمچھ سندھ میں نہایت کثرت سے پائے جاتے ہیں اور ان کے چمڑے سے جوتے بنائے جاتے ہیں اور وہ انسان کی دوسری ضروریات کو بھی پورا کرتے ہیں۔

مگرمچھوں کا چمڑا صرف جوتوں ہی کے لئے نہیں بلکہ جلد باندھنے بیگ بنانے اور دوسری خوشنما چیزیں تیار کرنے میں بھی کام آتا ہے۔ مگرمچھ کے چمڑے سے جو جوتے تیار کئے جاتے ہیں وہ معمولی چمڑے کے جوتوں سے زیادہ دیرپا ہوتے ہیں۔

اس کمپنی کا پہلا مرکز نینی تال پر قائم کیا گیا ہے۔ جہاں مناسب موسم میں ہر روز پانسو مگرمچھوں کا شکار کیا جا سکتا ہے۔ بڑے بڑے مگرمچھوں کو پکڑنے کے لئے بلیوں یا جالوں کا استعمال نہیں کیا جاتا۔ بلکہ اُن کے لئے پانی میں پھندے ڈالے جاتے ہیں۔

جب مگرمچھ ان میں اپنا سر ڈالتے ہیں تو گرفتار ہو جاتے ہیں۔

حجاز میں موٹر کا کاروبار

موٹر کے کاروبار کے لئے حجاز میں بہت امکانات ہیں۔ پچھلے سال حجاز کی آمد و رفت کے لئے ۲۰۰ موٹریں کام میں لائی گئی تھیں اور اب ان میں اضافہ کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ خود سلطان کے پاس چند نہایت نفیس موٹریں ہیں جن میں ایک رولس رائس اور دوسری کرسلر ہے۔ چونکہ یہاں سڑکیں بہت خراب ہیں اور اہل حجاز موٹر چلانا ابھی نہیں جانتے اس لئے ریت کے کام میں بہت فائدہ ہوتا ہے۔

دنیا کی سب سے چھوٹی موٹر

لنکن نیبراسکا میں ایک موٹروں کا انجینئر رہتا ہے جو اہم برقیات بھی ہے۔ اس نے تین سال کی محنت کے بعد ایک ایسی برقی موٹر بنائی ہے جس سے زیادہ چھوٹی موٹر کبھی نہیں بنائی گئی۔

اس موٹر کا وزن سو گرین ہے۔ مشینری صرف بیٹری کے ذریعہ چلتی ہے اور وہ لکڑی کے ایک تختہ پر نصب کی گئی ہے جو ½۲ انچ لمبی اور ½۱ انچ چوڑی ہے۔ اس موٹر میں ۸۰ پرزے ہیں۔ جو سونے چاندی۔ تانبے پیتل اور لوہے کے بنے ہوئے ہیں۔ یہ حصے ۹۱ پیچوں کے ساتھ جوڑے گئے ہیں۔ اکثر حصے اس قدر چھوٹے ہیں کہ بغیر خوردبین کے دکھلائی نہیں دیتے۔

اس موٹر کے موجد مسٹر ای کلیہیم کو اس موٹر کے حصے تیار کرتے وقت جوہریوں کا خوردبین استعمال کرنا پڑا تھا۔

آفتاب سے چوگنا درجۂ حرارت

کولوراڈو کی ریسگاہ میں ایک تجربہ کے دوران میں برق کے ذریعہ ایک تار میں ۳۰ ہزار درجہ حرارت پیدا کی گئی۔ جو آفتاب کے درجۂ حرارت کے مقابلہ میں چوگنا ہے۔

سکاٹلینڈ کے پہاڑی علاقے

زمانہ قدیم میں سکاٹ لینڈ کے پہاڑی علاقوں پر مختلف قبائل کا قبضہ ہوتا تھا معمولی طور پر حدود مقرر کر لی جاتی تھیں لیکن کوئی پیمائش نہ ہوتی تھی۔ آجکل پہاڑی علاقے ہرنوں کے جنگل ہیں اور مختلف علاقوں کے درمیان چھوٹے چھوٹے قطعات ایسے ہوتے ہیں جو کسی شخص کی ملکیت نہیں ہوتے۔ پرٹ شائر یا

اس قسم کے قطعات بہت سے ہیں۔ لیکن گرد و نواح کے مالک آپس میں سمجھوتہ کر لیتے ہیں اور ان قطعات میں مشترکہ طور پر شکار وغیرہ کھیلتے ہیں۔

وہائٹ وے اکو سٹولڈس میں ایک ایسا قطعہ زمین ہے جو کسی کی ملکیت نہیں ۱۸۳۵ء میں پورلی ایکیس سے وسلٹوں کی ایک جماعت یہاں آئی اور اس نے ۵۲ ایکڑ زمین خرید لی لیکن ملکیت کے کاغذات کو جلا دیا۔ اب بھی اس نو آبادی میں تقریباً ۵۰ آدمی رہتے ہیں وہ کاشتکاری کرتے ہیں اگر وہ کہیں چلے جائیں اور کوئی دوسرا شخص وہاں رہنے لگے تو وہ اس رقبہ پر قبضہ کر سکتا ہے کیونکہ قانوناً اس کا کوئی مالک نہیں۔

کچھ عرصہ ہوا لبت کے کاؤنٹی کورٹ میں ایک مالک مکان نے اپنے مکان واقع چیلسیا کے کرایہ دار سے کرایہ حاصل کرنے کے لئے مقدمہ دائر کیا لیکن وہ مکان پر اپنی ملکیت ثابت نہیں کر سکا۔ کہا جاتا ہے کہ اس سڑک پر پانچ ایسے مکانات ہیں جن کا قانوناً کوئی مالک نہیں۔

(زمیندار)

ہمعصر آریہ گزٹ کی بھی سُنیئے

آپ اپنی تازہ اشاعت میں "ہندوستان اور عیسائی مذہب" کی ذیل میں لکھتے ہیں:-

مولانا محمد علی صاحب ہندوستان میں اس لئے خاص شہرت رکھتے ہیں کہ وہ ہندوستان میں اسلام ہی اسلام دیکھنا چاہتے ہیں لیکن اب عیسائی لوگوں کو بھی ہندوستان کو عیسائی دیکھنے کے خواب آنے لگ گئے ہیں۔ چنانچہ یو۔پی۔ کے پرانے گورنر لارڈ میسٹن جو ہندوستان کی لیسنہ کی کمائی پر پنشن اُڑاتے رہے اب ہندوستان کو عیسائی دیکھنے کے خواب لے رہے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر سارا ہندوستان عیسائی بنجائے تو یہاں بھی دیگر عیسائی ممالک کی طرح امن ہو جائیگا۔

ہم حیران ہیں کہ لارڈ میسٹن نے کس بنا پر یہ رائے دیا کہ جن ممالک میں عیسویت ہے وہاں امن ہے۔ جمیا مغرب کے وہ لوگ جو اس قدر ہوائی جہاز۔ آتشین اسلحہ جات جنگی جہاز اور زہریلی گیسیں تیار کر رہے ہیں عیسائی نہیں ہیں۔ عیسائی ممالک ہی تو اس وقت دنیا کے اندر بے چینی پیدا کرنے کا موجب بن رہے ہیں۔

فسادات اندور کے متعلق مقدمات کا فیصلہ

اندور ۱۳ اکتوبر۔ آج تمام عدالت خاص نے گذشتہ فسادات اندور کے سلسلہ میں سات مقدمات میں سے دو کے متعلق فیصلہ سُنا دیا۔ مقدمات فساد ہسپتال میں ۱۸ ملزمان میں سے ۹ کو بری کیا گیا۔ اور ۹ کو زیر دفعات ۱۴۸-۳۲۵- اور ۱۴۹ تعزیرات ہند مجرم قرار دے کر پہلے مقدمہ میں دو دو سال قید سخت کی سزا دی گئی۔ دونوں سزائیں ایک ساتھ شروع ہونگی۔

پریزیڈنٹ یونان پر قاتلانہ حملہ

لندن ۳۰ اکتوبر۔ امیر البحر کونڈ وریٹیس ری پبلک یونان کے صدر پریزیڈنٹ پر ایتھنز میں آج صبح جبکہ وہ میونسپل کانگرس سے واپس آ رہا تھا ایک شخص مسمی ظفری گوسیس نے جسے کیونسٹ کہا جاتا ہے ریوالور کا فائر کیا۔ جس سے پریزیڈنٹ پر خفیف سا زخم آیا لیکن ہڈیاں بچ گئیں۔ حملہ آور گرفتار ہو گیا۔

بعد کی خبر

حملہ اس وقت کیا گیا جبکہ پریزیڈنٹ میروں کی کانفرنس سے فارغ ہو کر موٹر میں سوار ہو رہا تھا۔ گولا موٹر کے شیشہ پر لگی اور شیشہ کا ایک ٹکڑا پریزیڈنٹ کی کنپٹی پر لگنے سے زخم ہو گیا۔ مگر ہسپتال میں بغور معائنہ سے معلوم ہوا کہ گولی اس کی پیشانی کو چھوتی ہوئی گئی۔

بعد کی خبر ہے کہ پریزیڈنٹ کی کنپٹی کی ہڈی ریزہ ریزہ ہو گئی اور اس پر اپریشن کیا گیا حملہ آور سٹرلیہ کا رہنے والا ہے اُسکی عمر ۳۰ سال ہے۔ اس نے کہا کہ مدت سے بیکار تھا۔ اس لئے انتقام لینے کے لئے پریزیڈنٹ پر حملہ کیا۔

امرتسر میں ۵ سیر نیلم پکڑے جانے کے متعلق مزید سنسنی خیز حالات

امرتسر ۳۰ اکتوبر۔ چند روز ہوئے یہ خبر دی گئی تھی کہ امرتسر ریلوے سٹیشن پر درجہ سوم کے مسافر خانہ میں ۵ سیر سے زیادہ نیلم پکڑا گیا ہے۔ چار آدمیوں کو معہ نیلم کے سردار گوکل سنگھ علاقہ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ جس نے ملکان کے مناسب ضمانت پیش کرنے پر نیلم اُن کے حوالہ کر دیا۔ تاہم معاملہ مشتبہ رہا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ریاست کشمیر کے دو افسر امرتسر گئے اور دعوے کیا کہ یہ مال اُن کا ہے اور یہ چُرا کر براستہ ریاست چمبہ یہاں لایا گیا مجسٹریٹ نے چار روں متعلقہ آدمیوں کو معہ نیلم کے طلب کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مذکورہ بالا افسران میں سے ایک کو ریاست کشمیر کے حکام نے نیلم کا سراغ لگانے کے لئے خاص طور پر مقرر کیا ہے۔

گورنر بمبئی کی ٹرین کو پٹری سے اُتارنے کی کوشش

بمبئی ۳۱ اکتوبر۔ ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار اگت پوری سے خبر دیتا ہے کہ ۲۵ اکتوبر کی صبح کو ایک ریلوے کے ادنٰے ملازم نے دیکھا کہ دھارت سٹیشن سے نصف میل کے فاصلہ پر ایک میل کی لمبائی تک کسی شخص نے فش پلیٹیں اور کنجیاں اکھاڑ دی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ کارروائی عمداً گورنر بمبئی کی دیوالی سے سپیشل ٹرین کے آنے سے پہلے کی گئی۔ گورنر کی سپیشل یا اور کسی ٹرین کو نقصان نہیں پہنچا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس میل کی پٹری کی فش پلیٹیں اکھاڑی گئی تھیں اس کے دونوں سرے دوسری ریلوں کے ساتھ جمے ہوئے تھے۔ اس لئے خوش قسمتی سے کوئی حادثہ نہیں ہوا۔

لالہ لاجپت رائے جی انبالہ میں

انبالہ ۲۹ جولائی۔ لالہ لاجپت رائے جی آج شردھانند سمبون کا سنگ بنیاد نصب کرنے کے لئے یہاں تشریف لا رہے ہیں۔ آپ کا کل جلوس نکلنا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ ڈپٹی کمشنر نے جلوس نکالنے کی اجازت نہیں دی ہے

کانپور میں سنسنی

دیوالی کے دن کانپور پولیس نے ایک مسلمان کی مدد سے جنرل گنج کے مشہور کپڑے کے بیوپاری لالہ گنگارام مل اور لالہ شالک رام پیچھے والی گلی میں فسادات کے ایام میں ایک مسلمان کے قتل کے سلسلہ میں گپتا انڑ اکار کے منیجر اور لالہ بلال کے منیم اور ایک تنبولی کی گرفتاری بھی کی گئی ہے۔ ایک مسلمان شناخت کرتا جاتا تھا اور پولیس ان معزز اشخاص کو گرفتار کرتی جاتی تھی۔

وائسرائیگل کانفرنس

دہلی ۲۸ اکتوبر۔ فری پریس کو معلوم ہوا ہے کہ علاوہ ان اشخاص کے جن کے نام شائع ہو چکے ہیں وائسرائے نے مسٹر رنگا چاریہ۔ اخبار سٹیٹسمین کے مسٹر آرتھر مور سر نیل کسانورڈ اور چند دیگر اصحاب کو بھی نومبر کے پہلے ہفتہ میں ملاقات کے لئے بلایا ہے اس سلسلہ میں مزید تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ کمیشن صرف ممبران پارلیمنٹ پر مشتمل ہوگا۔

مدر انڈیا کا جواب فادر انڈیا شائع ہوگیا

مس میو کی کتاب مدر انڈیا کا جواب فادر انڈیا شائع ہوگیا ہے۔ کتاب کے مصنف مسٹر سی ایس رنگا ائیر ایم ایل اے ہیں۔ لندن کی فرم سلریا اور پلونٹ نے اس کتاب کو شائع کیا ہے اور ہندوستان میں یہ کتاب تھیکر اینڈ کمپنی سے مل سکتی ہے۔

مدراس کی دو مسلم جماعتوں کچھی اور ہلائی میمنوں میں فساد ہوتے ہوتے رہ گیا

مدراس ۳۰ اکتوبر۔ مدراس کی کچھی میمن اور ہلائی میمن (مسلمان) جماعتوں کے درمیان چوٹ کل رات انتہا کو پہنچ گئی۔ جبکہ کچھی میمن ایک میمن مسجد میں ایک کچھی میمن کی یاد میں جو آج مرا تھا رسم وعظ سرانجام دے رہے تھے کثیر تعداد ہلائی میمن مسجد کے قریب جمع ہوگئے۔ درنقص امن کے اندیشہ کی وجہ سے ڈپٹی کمشنر سابق آنگر فوراً پولیس کی ایک زبردست جمعیت کے وقت موقع پر پہنچ گئے۔ سوئم پریزیڈنسی کو بھی بلایا گیا اور چار ہلائی میمنوں پر حفظ امن کے لئے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت احکامات کی تعمیل کی گئی۔ کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔ لوگوں کے ہجوم خاموشی کے ساتھ منتشر ہوگئے۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ تین ہفتے ہوئے اسی مسجد میں ان دونوں جماعتوں کے درمیان شدید فساد ہوا تھا۔

سرکاری روپیہ کا غبن

کراچی ۲۹ اکتوبر۔ اخبار سنگتی رقمطراز ہے کہ قاضی عبدالعزیز پوسٹ ماسٹر مورا آکو زیر دفعہ ۴۰۹ تعزیرات ہند گرفتار کر لیا گیا ہے۔ آپ پر سرکاری روپیہ کے غبن کا الزام ہے۔

برقی چولہا پھٹ جانے سے اموات

بمبئی۔ ایک برقی چولہا پھٹ جانے سے ۹ آدمی زخمی ہوئے۔ جن میں سات بچے تھے۔ زخمیوں میں سے ایک لڑکی عمر ۱ سال اور ایک آدمی جاں بحق ہو گئے

اچھوت ادہار کا کام ہاتھ میں لیا جائے

امرتسر ۲۹ اکتوبر۔ چند سرکردہ جتھیدار اور دیگر اکالی کارکنوں کا ایک اجلاس شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے دفتر میں منعقد ہوا۔ جہاں اتفاق رائے سے فیصلہ کیا گیا کہ اچھوت ادہار کا کام ہاتھ میں لیا جائے اور شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی سے درخواست کی جائے کہ وہ اچھوت ادھار کے پروگرام پر غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کرے

ڈیرہ اسمٰعیل خاں

آجکل بمبئی سے دلبجھ کل اچارج مہاراج شری رنچھوڑ داس جی مہاراج پدھارے ہوئے ہیں اور ان کے ساتھ شرکت کے دوران شریان پنڈت شریدھر جی اور پنڈت ہرشنکر جی شاستری جو ہندو یونیورسٹی بنارس میں دھارمک کی ڈگری پا چکے ہیں تشریف لائے ہیں اور ہر شام کو جگتی اور وشنو دھرم پر پرجوش ...ل دیا کھیان دیتے ہیں۔ حاضری معقول ہوتی ہے۔ دیہاتی عورتیں جو عموماً جاہل ہوتی ہیں بڑی شردھا سے مہاراج کے درشن کے لئے جاتی ہیں اور خوب دان مہاراج کے بھینٹ کرتی ہیں۔ امید ہے کہ ۵ ہزار کے قریب روپیہ یہاں سے لے جائینگے۔

ڈاکخانہ کے کلرک کے خلاف دھوکہ دہی کا مقدمہ

لاہور ۳۱ اکتوبر۔ مسٹر جی۔ ایل چندو لال مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں عبدالکریم ڈاکخانہ کے کلرک کے خلاف ۶۰ روپے کی وی پی گم کرنے کا مقدمہ پیش ہوا۔ عدالت نے گواہان صفائی کے بیانات قلمبند کئے۔

الہ آباد بنک کے خزانچی کی اپیل

لاہور ۳۰ اکتوبر۔ مسٹر جسٹس فورڈ جج لاہور ہائی کورٹ نے پرانند خزانچی الہ آباد بنک چنڑی برانچ کی اپیل رد کردی۔ ملزم کو لالہ نند لال ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت سے ۵۰ ہزار روپیہ کی رقم اڑانے کے الزام میں ۷ سال قید سخت اور ۵ ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی ملزم کی طرف سے لالہ رام لعل آنند اور پنڈت راج کرشن پیروکار تھے۔

ایک عجیب الخلقت بچھڑے کی پیدائش

ناگپور ۲۹ اکتوبر۔ بھنڈارہ روڈ سٹیل یادی پر ایک بھینس کو ایک بچھڑا پیدا ہوا۔ جسکے دو علیحدہ منہ ۴ کان اور چار آنکھیں تھیں۔ اگرچہ پاؤں چار ہی تھے۔ جسم کے باقی تمام حصے بھینس کے بچھڑوں کی مانند تھے۔ یہ پیدا ہونے کے تھوڑی دیر بعد ہی مر گیا۔ (نبہ سے ماتم)

معلوم ہوا ہے کہ اعلیٰ حضرت نظام نے لنگر خانہ بلوچستان کے لئے ایک ہزار روپیہ مرحمت فرمایا ہے۔



ہند کے حالات حاضرہ
کس طرح
موافق صورت میں لائے جا سکتے ہیں

انسپاڈری بوٹا مل صاحب جنڈیالہ شیر خاں

یہ ایک اہم سوال ہے اور اس اہمیت کا سبب ہند کے حالات حاضرہ ہیں۔ آئے دن کی نئی نئی واردات سے مایوسی چھائی جا رہی ہے اور بیمار ہند مرض لاعلاج کی نوبت تک پہنچ چکا ہے۔ ہند کے سرتاج گاندھی جی مہاراج اور دیگر جون مہاپرشوں کی سرتوڑ محنتوں کا ثمرا دریا برد کر دیا گیا ہے اور صدیوں تک ایسے لیڈروں کا ملنا محال ہے جو اس صدی میں ہند کو قدرت نے بخشے تھے۔ جنکی بے قدری اور ہتک میں بال برابر کا فرق نہیں رہا۔ یہ بات مطلقاً صحیح ہے کہ اگر سوراجیہ کا موقع ہند نے کھو دیا تو آئندہ ہمیشہ کے لئے اہل ہند کی گر ٹوٹ جائیگی اور قدرت بھی ہمیشہ ساتھ نہیں دیتی اور ہند ہمیشہ کے لئے غلامی کا جوا اٹھائے رہیگا۔ مگر مثل مشہور ہے کہ جب تک سانس تب تک آس۔ یعنی جب تک بیار میں جان ہے امید بنی رہتی ہے۔ مہاتما گاندھی زندہ ہیں اور ہند کے دیگر بزرگ لیڈر موجود ہیں اور اتحاد کا شن محض مریض گیا ہے اخلاقی اصلاح کی ضرورت ہے۔ یہ بھی سچ ہے کہ ہزار ہا نے اب چپ سادھ لی ہے اور خوابیدن کے جیسے گردان ہے ہیں۔ مگر پھر بھی سینکڑوں محبان وطن کا جوش وجذبات ہند کو موافق صورت میں لانے کے قابل نظر آتا ہے اور وہ لوگ ہند کے بہتر دن دیکھنے کے مشتاق ہیں اور ان کا اخلاقی فرض ان کو مجبور کرتا ہے کہ وہ نہ صرف اس سے زیادہ ہند کی حالت کو خراب ہونے دیں بلکہ ابتدائی پروگرام کے مطابق ملک کی خدمت اور سیوا میں از سر نو مصروف ہو جاویں اور مہاتما گاندھی جی آپ کی گاڑی کی باگ ڈور دوبارہ ہاتھ میں لینے سے ہرگز دریغ نہ کرینگے بشرطیکہ ان کے تیار کردہ پروگرام کے مطابق سلسلہ کارروائی کو چلاویں۔

اس پروگرام میں (۱) قومی احساس کو زندہ کرنا تھا جن کے سمجھنے میں بہت کچھ غلط فہمی ہو چکی ہے اور ہند کی قومیت میں چھ سات کروڑ اچھوتوں کو دائرہ قومیت میں لانے کی کافی کوشش اور نیت کو استعمال نہیں کیا گیا اور تعداد اور جفاکشی اور محنت پیشے کے لحاظ سے ایسے لوگ ہند کا قوت و بازو ہیں۔ ان لوگوں سے بدسلوکی کے سوا کچھ اور سلوک برتا نہیں گیا اور (۲) پھر اچھوت کے گندے اور بدبودار دھبے کو ہند کی خاک پاک سے دفع نہیں کیا گیا ہند کے قدیم رواج کے مطابق اب تک کوئی اچھوت کسی دکان کے نزدیک بیٹھ کر کھانا نہیں کھا سکتا۔ کسی کنوئیں سے خود پانی نہیں نکال سکتا۔ خواہ پیاس سے مر جائے۔ بڑے بڑے مہذب شہری اور تعلیم یافتہ سے لیکر ایک دیہات کے گنوار ان پڑھ بے وقوف تک کا یہی حال ہے۔ اگر سچ پوچھو تو اچھوت نے زوال کی بجائے عروج کے درجہ تک پہنچ گئی ہے۔ یعنی جو لوگ ہندوؤں اور مسلمانوں اور سکھوں وغیرہ میں سے مسیحی ہو گئے ہیں ان سے چوہڑے چماروں اور ادنےٰ ترین اقوام کے برابر سلوک کیا جا رہا ہے اور جو لوگ ایسے قبیلوں سے ہندو یا سکھ یا محمدی یا عیسائی ہو گئے ہیں ان میں برادری برتاؤ تو درکنار۔ اب تک ان کے ساتھ سے گذرنا اپنی کسر شان سمجھتے ہیں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ موجودہ علمی روشنی کے باعث اچھوت کم ہو گئی ہے مگر یہ سچ نہیں ہے۔ اچھے تعلیم یافتہ اصحاب اب تک اس پاپ کے مرتکب ہیں (۳) اور نہ ہی ان کی کچھ بہتری اور ترقی کا خیال کسی کے دامنگیر ہے۔ ان کی تعلیم اور عمدہ اور درست حالت کو ایک آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے اور خود تو کچھ نہیں کرتے اور نہ کرنا چاہتے ہیں اور نہ ہی انسانی ہمدردی کی بو تک ان میں ہے بلکہ خود پسندی اور خود غرضی اور خود نمائی ان کا دھرم اور ایمان ہے اور مغربی مسیحی مشنریوں کے کام کو بھی بری نظر سے دیکھتے ہیں اور مہاتما گاندھی کے خیال میں ایسے ہی قبیح افعال ہند کی بربادی اور دن بدن تنزل کا باعث ہیں۔ ان باتوں کو چھوڑنا اور ہندی قومیت کا احساس رکھنا اور انسانی ہمدردی کے فرائض کو ادا کرنے سے ہند کی حالت کا نقشہ اچھی اور عمدہ حالت میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ اور (۴) شراب اور دیگر منشیات کے قبیح اور نقصان دہ رواج اور نفاذ کو بند کرنا ہندی سدھار کا زبردست اوزار تھا۔ اور مہاتما گاندھی اس ملک سے شراب کی دھارا کو مطلقاً سوکھا دینا چاہتے تھے اور اس تحریک کے شروع میں سینکڑوں ٹمپرنس میں منہ پھاڑ پھاڑ کر برساتی مینڈکوں کی طرح ٹرا رہے تھے کہ شراب مت پیو۔ اس میں یہ خرابی ہے وغیرہ وغیرہ اور جا بجا شراب کے ڈرامے ہو رہے تھے۔ مگر وہ تحریک ذیل کی مہمان تھی بہت ہی جلد گدھے کے سینگ کی طرح غائب ہو گئی۔ پھر جلدی ہی آدھی چھٹانک سے پاؤ اور پاؤ سے سالم بوتل مونہہ کو لگانے والے گندم نما جو فروش اپنی اصلی جگہ یعنی جھینپو کی مجلسوں میں رونق افروز ہو گئے اور کروڑوں روپیہ ہندی فرزندوں کی کمائی کا عرب خانہ خراب کی سنبیٹ چڑھنے لگا۔ جو لاکھوں جماعت فرزندوں کی بہتری اور آئندہ نسلوں کی ترقی کے لئے استعمال کرنا ہند کی اصلی خدمت اور ثواب میں شمار ہو سکتا تھا۔ (۵) تبلیغ مذہب اور دینی کلام و رواج کو ملکی اور قومی کاموں سے بہ طرف اور علیحدہ رکھو۔ کیونکہ ملک اور مذہب دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ کسی کا مذہب نہ تو کسی کی قومیت کو کاٹ سکتا ہے اور نہ ملکی خدمات سے منع کرتا ہے۔ ایک گھر میں مختلف خیال اور مذہب ہو سکتے ہیں مگر خونی اتحاد اور خانگی امورات محض مختلف خیال اور مذہب ہرگز دا پا نہیں ہو سکتے۔

البتہ تہذیب اور شائستگی کے نیک اور ایک اصول کے پاس رکھتے ہوئے نہ کہ تعصب کے گھیا پر سوار ہو کر کیونکہ یہی ایک آفت اور بلائے عظیم ہے جس نے ہند کی موجودہ حالت کو بگاڑا ہے اور جس نے تبلیغ کے

عمدہ ترین طریقوں کا ستیا ناس کر ڈالا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ تبلیغ میں فریق ثانی کے عیوب اور نکتہ چینی سے ہی اپنا مطلب لیا جاتا ہے۔ مگر عقل انسان میں خدا داد جوہر اور عمدہ نعمت ہے اس کا صحیح استعمال ہرگز نقصان دہ نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ تبلیغ اور چیز ہے اور کسی کی توہین اور دل آزاری اور شے ہے۔ کیونکہ عقلمندی اور دانشمندانہ طریق سے ہر ذی عقل سب کچھ سمجھ سکتا ہے فریق ثانی کو گالی دینے اور بے ادب اور مخرب اخلاق حملوں سے تبلیغ نہیں ہوتی بلکہ اُس کی اپنی ہی تکذیب ہوتی ہے۔ کاش کہ جن لوگوں کے وسیلے اور کرتوتوں سے ہند کی یہ حالت ہوگئی ہے وہ اب کچھ خدا لگتی کریں اور اب وہ بجائے آگ سلگانے کے ان لوگوں کا ساتھ دیں جو اس آگ کو بجھانا چاہتے ہیں اور سرکار والا جاہ اور حشمت برطانیہ کی بے تعصب اور امن پسند سلطنت میں چین اور بے خوف وخطر اپنے تمام فرائض منصبی کے ادا کرنے میں مصروف ہیں اور ملک اور برادری پرتاؤ اور خدمات اور میل وملاپ اور محبت اور یک دلی کو اپنا دھرم اور ایمان جانو اور پھر وہ دن دور نہیں ہونگے جب ہماری اولاد بڑے فخر سے کہ سکیگی کہ ہمارے آباؤ اجداد نے اچھا بیج بویا جس کا پھل وہ فخر سے کھائینگے اور وہ ہمارے جلوس اور یادگاریں منایا کرینگے۔

ایک اہم مقدمہ کا فیصلہ

لالہ جی رام پوری کے بیٹے مسٹر برج لال کے خلاف دیر سے ایک مقدمہ سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں چل رہا تھا اُس کا فیصلہ ہوگیا ہے۔ مسٹر برج لال کو چھ ماہ کی قید کی سزا ہوئی۔ اس کے خلاف اپیل کی گئی سیشن جج نے آپ کو ضمانت پر رہا کر دیا۔ بہت جلد اپیل کی سماعت ہوگی۔

دیوالی کی رات کو چند ہندو لڑکوں کو جو کہ مال نکالکر جوا کھیلتے بیان کئے جاتے ہیں گرفتار کیا گیا۔ شہر میں عام طور پر جوا ساکھیلا۔ البتہ نسبتاً بہت کم۔ بڑے بڑے اڈے بالکل غیر آباد تھے۔ (بندے ماترم)

دُعا کے فوائد

پہلا فوائد۔ ناظرین اس دنیا میں شاذونادر ہی ایسا بشر نہ ہو جسکی یہ خواہش نہ ہو کہ اس جہان فانی کے بعد ہمیشہ کے آرام میں داخل ہو لیکن ہم کلام مقدس میں پڑھتے ہیں کہ خداوند کو پاکیزگی کے بغیر دیکھ نہیں سکتا۔ چنانچہ ہمارے خداوند نے بھی فرمایا ہے متی ۵: ۸ مبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھینگے اور جب تک اس دنیا میں انسان پاکیزگی کو حاصل نہ کرے وہ آئندہ جہان میں خداوند کو دیکھنے کی امید نہ رکھے اور خداوند کو دیکھنا ہی آرام ہے اس میں شک نہیں کہ روح پاک کے بغیر پاکیزگی کو حاصل کرنا ناممکن ہے لیکن روح پاک دعا ہی کے وسیلہ سے حاصل ہوسکتی ہے۔ پس ثابت ہوگیا کہ روح پاک و پاکیزگی دعا ہی کے وسیلہ سے حاصل ہوگی یعنی گناہ سے مخلصی پانا۔ چنانچہ کلام مقدس سے کئی ایک حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ دعا مانگنے سے قبل گناہ کو ترک کرنا ضروری ہے پھر دعا سنی جاویگی۔ زبور ۶۶: ۱۸ وہ جس کا دل بدی پر مائل ہے خدا اُسکی نہ سنیگا۔ یسعیاہ ۵۹: ۲ وہ جس کے دل میں گناہ کا لحاظ ہے دعا مانگ ہی نہیں سکتا۔ ان ہر دو آیات کا مقصد یہ ہے کہ گناہ کو ترک کریں اور پاکیزگی کو حاصل کریں اور یہ کرنے سے آئندہ جہان میں اپنا ہی فائدہ ہے۔

دوسرا فوائد۔ دعائیہ زندگی رکھنے والے انسان میں کلام کے مطالعہ کا از حد شوق ہوتا ہے اور ساتھ ہی خدا کے بھیدوں کا انکشاف اُس پر ظاہر ہے اور نہ صرف دعائیہ زندگی میں کلام کے مطالعہ کا ہی شوق ہوتا ہے بلکہ جس قدر کلام کا مطالعہ کیا جاوے اُسی قدر دعا کا شوق اور بھی بڑھتا چلا جاتا ہے۔ امثال ۱: ۵ دانا آدمی اگر سنے تو وہ زیادہ دانش پائیگا اور عقل والا مصلحتیں حاصل کریگا۔

تیسرا فوائد۔ دعا مانگنے سے خدا کی مرضی ہم پر ظاہر ہوتی ہے یوحنا ۱۵: ۷ تا ۱۶ اگر ہم اُسکی مرضی سے مانگیں تو وہ ہماری سنتا ہے۔ یوحنا کہتا ہے کہ خداوند میری سنتا ہے اور جو کچھ میں مانگتا ہوں سو پاتا ہوں۔ یعقوب ۱: ۵ لیکن اگر تم میں سے کسی میں حکمت کی کمی ہو تو خدا سے مانگے جو بغیر ملامت کے سب کو فیاضی کے ساتھ دیتا ہے۔ اس کو دی جاویگی۔ بزرگ موڈی صاحب خود تو نہیں بتایا کرتے تھے لیکن اُن کی میم صاحبہ سے پتہ لگا تھا کہ روزانہ ۱½ گھنٹے دعا مانگتے تھے۔ بزرگ موڈی صاحب ۱½ گھنٹے روزانہ کسی کونہ میں دعا کرتے تھے اور اس وقت خدا سے ہمکلام ہوتے تھے۔ ان ہر دو صاحبان کی زندگیاں ہمارے لئے کیسی مفید ہیں اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ دعا مانگنا اور کلام پڑھنا لازم و ملزوم ہیں۔

چوتھا فوائد۔ دعا مانگنے سے ہر طرح کی مغروری جاتی رہتی ہے اور فروتنی حاصل ہوتی ہے۔ ایک دفعہ ولایت میں ایک میٹنگ ہوئی۔ ایک دیندار نوجوان نصیحت کے لئے بلائے گئے لیکن افسوس کہ راستہ میں آتے ہوئے مغروری کی روح سما گئی۔ راستہ ہی میں نیا سوٹ بنوایا تاکہ لوگ دیکھیں اُن کی رہایش کو کالج میں ایک کمرہ دیا گیا اُسی کمرہ میں کسی طلباء نے یہ لکھ کر لٹکایا ہوا تھا کہ خداوند کے ساتھ اپنے تئیں درست کرو۔ جب اس نوجوان کی اس لکھے ہوئے پر نظر پڑی تو دل نے ملامت کی کہ خداوند کے ساتھ اپنے تئیں درست کرنا ہے نہ کہ نئے سوٹ کے ساتھ۔ کسی نے خوب لکھا ہے جیسے بدلا کیا ہوا دل کا بدلنا چاہئے۔ فروتنی کے ساتھ اس نوجوان نے گھٹنے ٹیک کر دعا کی۔ مغروری کی روح جاتی رہی اور آخر اُسکی نصیحت سے بہت روحوں کو فائدہ ہوا۔ اسی طرح جب نصیحت بے فائدہ رہ جاوے تو سمجھ لو کہ مغروری سمائی ہوئی ہے فوراً ترک کریں۔ خداوند کے آگے فروتنی سے گر کر دعا کریں۔ خداوند ضرور سنیگا اور اپنی پاک روح سے ہماری مدد کریگا اور یہ سب دعا ہی کے وسیلے سے ہوگا۔ اور بھی بہت سی مثالیں اور حوالہ جات بائبل میں مندرج ہیں جن کے لئے ناظرین سے عرض ہے کہ اپنے اپنے فائدہ کے لئے بائبل سے کھوجیں آمین۔

راقم۔ جان گُسند سنگھ

ہندو مُسلم جنگ

ماخوذ از کوکب ہند دہلی

ہندوستان میں چاروں طرف آتشِ فساد بھڑک رہی ہے۔ روحیں بے چین اور دل مضطرب ہیں۔ تمام کاروبار خراب ہو رہے ہیں۔ بدامنی پھیل ہوئی ہے۔ ہندو مسلمان باہم برسرپیکار ہیں۔ ایک دوسرے کے دشمن اور خون کے پیاسے ہو رہے ہیں حقیقت یہ ہے کہ دونوں اپنی اپنی روحِ مذہب سے خالی ہوگئے ہیں۔ ہندو اہنسا کے حامی ہوکر انسانوں کو مارتے ہوئے خوش ہوتے ہیں۔ مُسلمان عدل و انصاف کے داعی ہوکر آدمیوں کا خون کرواتے ہیں۔ وہ باتیں جن پر جھگڑے ہوتے ہیں اکثر ناکارہ ہیں۔ شملہ کی "بزمِ اتحاد" میں تمام بڑے بڑے ہندو مسلم لیڈر جمع ہوئے تھے مگر افسوس کہ گائے اور باجہ کے معاملہ کو بھی نہ سُلجھا سکے۔ اصل بات یہ ہے کہ دل بیمار ہوگئے ہیں۔ فرقہ وارانہ جوش نے مدہوش کر رکھا ہے۔ بھلا یہ بھی کوئی بات ہے کہ مسجد کے سامنے باجہ نہ بجایا جائے۔ اسلام میں کہیں بھی ایسا حکم نہیں یہ صرف مسلمانوں کی زیادتی ہے۔ وید کی دھرم میں کوئی ایسا حکم نہیں کہ مسجدوں کے سامنے ضرور باجا بجاؤ۔ گائے کا گوشت اسلام میں کھانا جائز ہے۔ فرض نہیں۔ ہندوؤں کا یہ مطالبہ کہ مُسلمان اپنا یہ جائز حق بھی آہستہ آہستہ چھوڑ دیں کسی طرح بھی مفید نہیں۔ مسلمانوں کا یہ اصرار کہ گائے کُشی ہم ضرور کرینگے یا گائے کو قربانی کے لئے سجا کر جلوس کے ساتھ نکالینگے سراسر لغو ہے۔ اسلام گائے کے گوشت پر موقوف نہیں۔

اگر ہندو مسجدوں کے سامنے باجا بجانا چھوڑ دیں اور مُسلمان اس سختی سے گاؤ کُشی چھوڑ دیں تو کیا مشکل کام ہے۔ دونوں قومیں رواداری سے کام لے کر اتحاد و محبت سے رہیں میل جول ہر ایک عبادت سے بڑھکر خدا کو پسند ہے۔ یا اگر ہندو باجا بجاتے رہیں اور مُسلمان قربانی کرتے رہیں اور ہر فریق دوسرے کو آزادی و رواداری کے ساتھ اپنا اپنا کام کرنے دے تو بھی کیا ہرج ہے۔

کیا انسانی خونریزی بند کرنے کے لئے اتنی وسعت سے کام نہیں لیا جا سکتا! مگر افسوس کہ لوگ سمجھتے ہوئے نہیں سمجھتے۔ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے سنتے ہوئے نہیں سنتے۔ درحقیقت دلوں میں مذہب کی بجائے لامذہبی آگئی ہے۔ جب تک اصل بیماری کا علاج نہ ہوگا فساد کے سرسامی دورے بند نہیں ہونگے۔ فرقہ وارانہ اغراض کو جڑ سے اُکھیڑ کر صلح و امن اور محبت کی روح پیدا کی جائے تو ہندوستان کے بھلے دن آسکتے ہیں۔

جعلی نوٹوں کے مقدمہ میں فردِ جرم۔ لاہور ۲۸ اکتوبر۔ جعلی نوٹوں کے مقدمہ کے سلسلہ میں سُلطان وغیرہ پر فردِ جرم لگا دیا گیا ہے۔ (ہندے ماترم)

مادرِ ہند کے بچّوں کی لڑائی

ماخوذ از کوکب ہند دہلی

روتی ہے آج مادرِ ہند آہ زار زار
کرتی ہے اپنے جامۂ راحت کو تار تار

پیمانہ اس کے صبر کا لبریز ہوگیا
افسوس آج گوہرِ مقصود کھو گیا

وہ دن گئے کہ ہاتھ میں اُلفت کا جام تھا
بھارت کا بچہ بچہ ہر اک شاد کام تھا

تھے پاک دل سے ہندو مسلم ملے ہوئے
چہرے تھے جیسے پھُول چمن میں کھلے ہوئے

اب اہلِ ہند میں وہ مسرت نہیں رہی
وہ دل نہیں رہا وہ طبیعت نہیں رہی

بدخلقیوں نے آگ لگائی فساد کی
خود غرضیوں سے خاک اُڑی اتحاد کی

پھیل وبائے جنگ ہزاروں فنا ہوئے
گھر گھر میں جن کی موت سے ماتم بپا ہوئے

بیوہ ہوئی ہیں ملک کی معصوم بیٹیاں
روتی ہیں اپنے باپ کے مرنے پہ بچیاں

بگڑے ہوئے کام سبھی حال زار ہے
ہندوستاں میں آج ہر اک دل فگار ہے

ماں اب تو دل میں صبر کی طاقت نہیں رہی
کیا زندگی کا لُطف ! کہ راحت نہیں رہی

سب چاہتے ہیں ملک سے آفت یہ دور ہو
دل صاف ہوں تو رنج و کدورت یہ دور ہو

سب ڈاکٹر علاج سے لاچار ہوگئے
تیماردار ملک بھی بیمار ہوگئے

اک اور ہوا دل خراش ماجرا ابھی
شملہ کی چوٹیوں پہ اکٹھے ہوئے سبھی

اک "بزم اتحاد" سجائی گئی وہاں
تصویر میل جول کی لائی گئی وہاں

لیکن کھُلا یہ راز کہ الفت نہیں رہی
اب ہند میں ملاپ کی صورت نہیں رہی

بچے تمام مادرِ ہندوستان کے
حامی بنے ہوئے تھے جو امن و امان کے

وہ ایک دوسرے سے بگڑ کر بچھڑ گئے
اور "بزم اتحاد" کے خیمے اُکھڑ گئے

مسلم اڑے ہوئے ہیں کہ ہم گائے کھائینگے
روکیگا جو ہمیں اُسے نیچا دکھائینگے

ہندو بضد ہیں ہم یہ طریقہ مٹائینگے
اور مسجدوں کے سامنے باجا بجائینگے

دل پھٹ گئے ہیں قوتِ الفت نہیں رہی
بس مختصر یہ ہے کہ "محبت نہیں رہی"

چلتی ٹرین میں چوری

لاہور ۲۷ اکتوبر۔ مسمی بشمبر داس ساکن ضلع جھنگ جب رات کو شورکوٹ سے لاہور ٹرین میں آرہا تھا تو کوٹ ڈیاکشن سٹیشن سے نصف میل کے فاصلہ پر صرف اُسکا مال کپڑہ اور کتابیں ہی چوری گئیں بلکہ اُسے ٹرین سے بھی باہر گرا دیا گیا۔ ایجنٹا ...

ہند کے ہندو مسلمان غور کریں

بعض لوگ غلطی سے یہ گمان کرتے ہیں کہ دشمنی کے بدلے دشمنی کرنی جائز اور درست ہے۔ یہ غلطی اس وجہ سے ہے کہ اپنے ہم وطنوں سے خواہ وہ کسی مذہب کے ہوں دشمنی کرنے والے لوگ خدا کی ذات اور خصلت سے ناواقف ہیں۔ جب یسوع مسیح اس دنیا سے رخصت ہونے کو تھے تو انہوں نے اپنے شاگردوں کو فرمایا کہ لوگ تم کو دکھ دینگے اور ستائینگے بلکہ جو کوئی تم کو قتل کریگا۔ گمان کریگا کہ میں خدا کی عبادت بجا لاتا ہوں۔ اس کے آگے چلکر یسوع مسیح نے اس کی وجہ یوں بیان کی ہے کہ وہ تم کو اس واسطے قتل کرینگے کہ وہ خدا اور مسیح دونوں کو نہیں جانتے۔ دیکھو انجیل یوحنا ۱۶: ۲-۳۔ خدا کی ذات کی پوری پہچان دنیا کو یسوع مسیح سے حاصل ہوئی جبکہ اس نے یوحنا رسول کے اول خط باب ۴ آیت میں لکھوایا جو کوئی بنی نوع انسان سے محبت نہیں رکھتا وہ خدا کو نہیں جانتا کیونکہ خدا محبت ہے۔ پھر آیت ۱۶ میں یوحنا رسول فرماتا ہے۔ خدا محبت ہے۔ جو کوئی محبت میں رہتا ہے وہ خدا میں بستا ہے اور خدا اس میں بستا ہے

اے میرے پیارے ہندو اور مسلمان بھائیو آپ یسوع مسیح کی ان باتوں پر غور کریں وہ اپنی محبت کی مثال سے خدا کی محبت والی ذات کا پورا پورا اظہار کرتا ہے۔ اس واسطے وہ مظہر اللہ کہلاتا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ یہودیوں نے جب ان کو سخت ایذا دے کر صلیب پر چڑھا دیا تو جان دینے سے پہلے انہوں نے یوں نہ کہا کہ اے خدا ان کو غارت کر مگر یہ دعا مانگی کہ اے باپ انہیں معاف کر کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں انجیل لوقا باب ۲۳ آیت ۳۴ چونکہ خدا محبت ہے اور مسیح محبت مجسم۔ اس واسطے مسیح کی یہ بات بالکل درست اور قابل تسلیم ہے کہ جس نے مجھ کو دیکھا ہے اس نے خدا باپ کو دیکھا ہے۔ انجیل یوحنا باب ۱۴ آیت ۹ اسی وجہ سے مسیح کی تعلیم بھی محبت کی اور معافی کی تعلیم ہے۔ اس نے فرمایا ہے کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو۔ جو تم پر لعنت کریں ان کے لئے برکت چاہو۔ جو تم سے کینہ رکھیں ان کا بھلا کرو جو تم کو دکھ دیں اور ستائیں ان کے لئے دعا مانگو تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے فرزند ہو۔ انجیل متی باب ۵ آیات ۴۴: ۴۵ مسیح نے یہاں تک معافی اور محبت کی تعلیم دی ہے کہ اس نے کہہ دیا ہے کہ اگر تم دوسرے کے قصوروں کو دل سے معاف نہ کروگے (خواہ وہ کسی قوم۔ مذہب وملت کے ہوں) تو خدا بھی تمہارے گناہ معاف نہ کریگا اور تم ہمیشہ تک عذاب اٹھاؤ گے۔ انجیل متی باب ۱۸ آیت ۳۵ اگر مفصل حال اس خدا کی محبت کا اور محبت مجسم کا پڑھنا ہو تو انجیل شریف کو پڑھئے اور غور فرمایئے اور قبول کیجئے اور اس محبت کی تعلیم کا اس تعلیم سے مقابلہ کیجئے جو بتاتی ہے کہ اور کافروں کو نہ دوستی لگاؤ غیر مذاہب والوں سے۔ اس لئے ساتھ ہی اس تعلیم سے مقابلہ کرو جو بتاتی ہے کہ دوسرے گروہ دشمنوں کو۔ نہ ان سے کوئی واسطہ رکھو۔ آپ ہی انصاف کیجئے کہ ان تعلیموں کو مان کر آپ کس طرح ہندو مسلمانوں میں اتحاد قائم کر سکتے ہیں۔

جے۔ ڈانیل

۱۹۲۸ء میں آخری بڑی جنگ

ماخوذ از بندے ماترم

برطانیہ میں دنیا بھر کے یہودیوں کی جو فیڈریشن ہے اس کا عقیدہ جو بائبل کی پیشین گوئیوں پر مبنی ہے۔ وہ یہ ہے کہ دنیا کی آخری بڑی جنگ ۲۹ مئی ۱۹۲۸ء کو شروع ہو جائیگی۔ ان کا خیال ہے کہ نبیوں کی جو پیشینگوئیاں جیبیس کی بڑی مینار پر درج ہیں ان کے مطابق بھی جنگ کا اسی تاریخ کو آغاز ہوگا فیڈریشن کے جنرل سیکرٹری مسٹر ہربرٹ گیرلیس نے ایک اخبار کے نمائندہ سے کہا ہے کہ اس کے ثبوت آسانی سے مل سکتے ہیں کہ دنیا اپنے آخری ایام میں ہو کر گذر رہی ہے۔ پہلا ثبوت یہ ہے کہ دنیا تمام اقسام کی مصیبتوں میں مبتلا ہے۔ دوسرا یہ کہ عزرہ کی بڑی مینار کی تعبیر سے اس جنگ کی اصل تاریخ عیاں ہے۔ تیسرا یہ کہ روس جنگ کے لئے وسیع پیمانہ پر تیاریاں کر رہا ہے اور وہ موقع ملتے ہی مشرق قریب پر حملہ کر دیگا۔ چین سے اس جنگ کا آغاز نہ ہوگا۔ چوتھا یہ کہ مسیح کی دوبارہ آمد اور امن کے دور کے قیام کے متعلق حزقیاہ نبی کی کتاب میں بائبل کا ایک حصہ ہے صاف الفاظ میں ذکر آیا ہے۔ اس برس میں برطانیہ کو فتح حاصل رہیگی۔ جن قابل لوگوں نے مذکورہ بالا بڑی مینار کی پیشینگوئیوں کو غور سے پڑھا ہے ان کی رائے ہے کہ یہ جنگ ۲۹ مئی ۱۹۲۸ء کو شروع ہوگی۔ ان پیشینگوئیوں سے عیاں ہے کہ مسیح کی دوبارہ آمد کی تاریخ ۱۹۳۶ء ہے۔

مقبرہ طوطن خامن کی کھدائی

اب آثار قدیمہ کی کھدائی کا وقت آ گیا ہے اور امسال تو کام اس وجہ سے جلد شروع کر دیا گیا ہے کہ موسم گرما میں جو سیاحوں کا طوفان بے تمیزی امنڈ آتا ہے۔ کھدائی کا کام اس سے قبل ختم ہو جائے۔ تاکہ وہ لوگ کام میں گڑ بڑ نہ ڈالیں۔ ڈاکٹر ہاورڈ کارٹر الاقصر کو واپس آ گئے ہیں اور انہوں نے اس غرض سے کام شروع کر دیا ہے کہ بغلی کمرہ کے عقب میں جو حجرہ تھا اور جس کو اب تک ہاتھ نہیں لگایا گیا تھا وہ کھدوا جائے تاکہ معلوم ہو کہ اس میں کیا کیا چیزیں ہیں۔ ڈاکٹر ہارڈ نے بیان کیا ہے کہ پارسال کام بند کرنے سے پہلے انہوں نے اس کمرہ میں جھانک کر دیکھا تھا تو ان کو ایک تنگ سا راستہ نظر آیا تھا جو غالباً دیگر کمروں میں گیا ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ امسال اس مشہور مقبرہ سے مزید نئی نئی چیزیں برآمد ہوں گی۔

(زمیندار)

عیسائی زمیندار اور اے۔آر۔پی مشن منٹگمری

تمجید و تعریف اس خالق ہر دوجہان کی ہووے کہ جس نے اپنی بے حد رحمت سے ہم انسانوں کو اپنی قدرت کاملہ سے نیستی سے ہستی میں لاکر اشرف المخلوقات ہونے کا فخر بخشا اور اپنے دیگر فضل ازلی پاک ارادوں میں ہم انسانوں کی روحانی و جسمانی زندگیوں کو صراط المستقیم پر لانے کے لئے کمال تحمل و صبر سے انتظار کرتا ہے لیکن انسانی بے شمار فطرتوں اور تقاضوں نے خداداد برکتوں کی اصلیت دخولی کو جماعتی و ملکی اور انسانیت کے مدار میں عملی صورت میں ظاہر ہونے اور کرنے سے پے در پے قاصر رکھا جو کہ انسانی خودپسندی و خودغرضی کا رکن عظیم ہے۔

وحدانیت کے ذریعہ و دلدادگی صورت میں بھی منکر نہیں ہو سکتے ہیں کہ بنی آدم ایک ماں و باپ سے ہیں اور اس بزرگ جل شانہ نے انسانی بناوٹ کے لحاظ سے کسی کو ایک دوسرے کی حالت میں کمتر نہیں رکھا تو پھر وجہ نہ معلوم کہ انسانی فطرت نے کہاں سے یہ سبق سیکھا۔ اس لئے چند ایک مختصر خیالات لکھے جاتے ہیں۔ تاکہ ہر شخص پر واضح ہووے اور اس طرح سے ہم ہر ایک بشر کو انسانی جامہ جان کر اصلیت کی طرف قدم اُٹھائیں۔

(۱) اہل ہنود کی متبرک کتابوں میں چند ایک ہستیوں کا ذکر آتا ہے۔ جنکو نیچ ذات کے سلسلے میں گردانا جاتا ہے لیکن اُن کے کارناموں سے کسی شخص کو بھی تجاوز نہیں ہے۔

(۲) پھر وہ بھی پاک ہستیاں ذکر خیر سے خالی نہیں ہیں۔ جنکی گرت نہ اسے پر تو بھی تسلیم خم ہے۔

(۳) سابقہ زمانہ کا یوں ذکر مرقوم ہے کہ انسان اپنے نیک اوصاف و کاموں سے برہمن ہوتا اور انکے برخلاف حالت میں نیچ وغیرہ وغیرہ

(۴) تواریخ ہند اسبات کی شاہد ہے کہ ہندو موریاں خاندان ایسے گذرے ہیں کہ جنکی ذات کو شودر تھی پر اُن کے حالات سے جو اس وقت کے مورخوں نے قلمبند کئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کے عہد حکومت کے زمانے میں بجائے دولت و حشمت کے ملک میں آبادی زیادہ تر کسانوں کی تھی جو مسکین و بے فکر تھے

(۵) زمانہ سلف کی کسی روایت یا کہانی سے کوئی ایسی بات ظاہر نہیں ہوتی ہے کہ اس خارج شدہ قوم کے والدین کسی دوسرے ملک سے ہند میں وارد ہوئے۔ بجائے اس دعوے کے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ہند ہی نژاد قوم میں سے ہیں۔ جیسا کہ اُن کی سب کاسٹس سے عیاں ہے۔ مثلاً سندھر، جل، کھوکھر اور بھٹی وغیرہ وغیرہ۔

ہمت و محنت اور دلیری کا مادہ جو قدرت نے روز اول سے اس خارج شدہ قوم میں ڈالا۔ اُس کو کسی حکومت کے عروج و زوال نے کسی طرح سے نقصان نہ پہنچایا! اور نہ ہی جنگی خدمات کی اصلیت اہل علم و دانش ہستی سے مخفی ہے۔

موجودہ تبلیغ کا عمل اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ جنکو حقارت کی نظر سے رکھا گیا وہ ان کے اپنے ہی تھے۔ اور اس غلطی کا خمیازہ اب بھگتنا جا رہا ہے۔

یہ یقین ان اثبات پر مبنی ہے کہ وقت کی باگ دست قدرت میں ہوتے ہوئے زمانہ سابقہ کی ہندی اقوام نے بموجب شریعت مذہبی مروجہ کے کسی جرم کے عوض اپنے ہم جنس انسانوں کو اپنی قومیت کے دائرے سے خارج کرکے پست حالت میں رکھا اور اس تبدیلی کو عقل تسلیم کرتی ہے۔

اس طرح سے زبردستوں نے خارج شدہ کی بہتری و بہبودی کا خیال اپنے سروں سے نکال کر اپنی خودغرضی کے دور کو قائم رکھا اور یہ حالت ویسی ہی رہی جب تک کہ شہنشاہ انگلستان کا زور اور دیگر پرچم جھنڈا ہندوستان پر نہ لہرانے لگا۔

تبدیلی مذہب اور پیشہ کا منجملہ اسباب کا ایک اور کافی ثبوت ہے کہ ڈیپریسڈ ذات آدمی کا رشتہ ایک شیخی خور . اور متعصب ہستی سے ہے۔

سلطنت کی تبدیلی کے وقت زبردستوں نے زیردستوں کی اصلیت قومیت کو ہی چھپانا اپنی بہتری و اقبالمندی کا ذریعہ سمجھا اور اس طرح سے کامیابی کی سیڑھی پر اپنے آپ کو دیکھا کیونکہ یہ بات شک و شبہ سے مبرا ہے کہ ان کی زمینداری کی محنت و مشقت کا میٹھا پھل تو خود کھاتے رہے اور ان کو بھوک عوضانہ دیکر بھی اپنی خوشی کو پیدا نہ دیکھکر بیچاروں کو الگ تھلگ ایک نئی قوم بنا مارا۔ اور اس سے بڑھکر ایسی خبر لی کہ اعلٰے خدمت و زندہ اعتماد اعتبار کی ہستی کے مادہ کو اُڑانے کے در پے رہے اور کسی حد تک کامیابی کی بہار اُڑائی جبکہ ان کے پسینہ کا عرق تو خود چوستے رہے۔

روزانہ انسانی زندگی کی چال و خیالات کے مدوجزر صاحب دانش کے لئے اصلیت کو پرکھنے کے لئے کافی ثبوت ہے۔

یہ انگریزی حکومت کی ہی برکت ہے کہ اس دبائی ہوئی قوم کی پست حالت کو غیر ممالک کے دیندار بندے دیانتداروں نے محسوس کرکے اپنی زندگیوں وال سے سر اُٹھایا لیکن افسوس اسبات کا ہے کہ ملکی حقوق کے لینے کے لئے کوئی بڑی کوشش علمدرآمد میں نہ آئی جب اس حد تک ہم پہنچتے ہیں تو ناگفتہ بہ حالت ہے۔

ترسی ماہرین تواریخ و نیک دل حاکمان شہنشاہ انگلستان نے بعد غور و خوض کے اس خارج شدہ قوم کے آدمیوں کو جب وہ مسیحی قوم کے دائرے میں آگئے تو اُن کو ڈیپریسڈ جماعت کے سلسلہ میں نام دے کر زمین کا عطیہ عنایت کیا۔

ان امور کو چھوڑ کر اگر ہم اصلیت انسانیت کے مدعا کو غور کریں ترجیح جب ہم کسی کو کہتے ہیں تو انکی روحانی جسمانی عملی زندگی کو برطرف رکھتے ہیں۔ پر یہ یاد رہے کہ اصلیت میں ہم اُنکے کام پرکھت بڑھاتے ہیں۔ جو سراسر انسانی خود پسندی و خودغرضی کا مادہ ہے۔ کیونکہ بلحاظ خون و جسم کے انسان اعلٰے نہیں ہے پر نیک صفات کی عملی زندگی سے ہے۔

جے۔ لارنس۔

تصانیف پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس صاحب مرحوم

پادری ٹھاکرداس صاحب مرحوم کی اکثر تصانیف ختم ہو چکی ہیں۔ اور مندرجہ ذیل تصنیفات باقی ہیں جن لوگوں کو قدیم بزرگوں کی کتابوں کی اکثر تلاش رہتی ہے انہیں چاہئے کہ فی الفور منگوالیں۔ تاکہ موجودہ کتب کے ختم ہو جانے کے بعد دست تاسف نہ ملنا پڑے ؛

(۱) **ستیارتھ پرکاش درپن** :۔ آریہ سماج کے بانی پنڈت دیانند جی نے تعصب۔ ہٹ دہرمی اور جہالت سے بائبل و مسیحیوں کے خدا۔ خداوند یسوع مسیح مسیحیت کی تعلیمات اور عام مسیحیوں پر جس قدر دلخراش اور دلآزار حملے اور اتہام اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش کے تیرہویں سملاس میں کئے۔ اُن کا تحقیقی اور الزامی جواب۔ آجتک پنڈت کے کسی نام لیوا کو اس جواب کے خلاف قلم اٹھانے کی جرأت نہیں پڑی۔ شُدھی زدہ حلقوں میں اس کتاب کی موجودگی نہایت ہی ضروری اور مؤثر ہے صفحہ ۳۰۰ ۲؎

(۲) **ازالتہ المزار قادیانی** :۔ مرزا غلام احمد صاحب کے اُس دعوی کی تحقیق کہ مسیح کی قبر کشمیر میں ہے صفحہ ۷۰ ۱؎

(۳) **انفصال ولادت مسیح** :۔ سرسید احمد خان اور مولوی ممتاز علی صاحبان کے خیالات کی نظر ثانی صفحہ ۶۰ ۵؎

(۴) **آئندہ زندگی** :۔ تناسخ کی تردید اور ابدی زندگی کا ثبوت۔ صفحہ ۷۸ ۲؎

(۵) **حکمت الالہام** :۔ الہام پر اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں ہے ؛ صفحہ ۲۸۰ ۸؎

(۶) **ذنوب محمدیہ** :۔ محمد صاحب بانی اسلام کی گنہگاری کا ثبوت قرآن سے۔ یہ رسالہ مرزائی قادیانی کا الزامی جواب ہے ؛ صفحہ ۳۴ ۲ پائی

(۷) **سیرت المسیح والمحمد** ۔ خداوند مسیح اور محمد صاحب کی زندگیوں کا مقابلہ۔ انجیل اور قرآن کے بیان سے۔ یہ دیباچہ بہت ہی قابل دید ہے ؛ صفحہ ۴۸ ۲؎

چھپائی کا ٹکٹ بھیجکر نئی کتابوں کی فہرست زبان انگریزی منگالیں

سکرٹری پنجاب ریلجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

یونٹگ کرسچن ہائی سکول لودیانہ

یہ بورڈنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے۔ مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ اور چار خواتین اس کی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے ؛

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار۔ کلاس فیس سرکاری شرح کے مطابق ہے۔ متفرق اخراجات ایک روپیہ آٹھ آنہ ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے ؛

نئے انتظام کے مطابق چالیس فی صدی غیر مسیحی طلبا ربھی داخل ہو سکتے ہیں ؛

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جن کشا مثلاً سے مانٹلے تک۔ اور کرو کو نول ... سے ... تک بن سکتا ہے ؛

مزید حالات پرنسپل صاحب و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں ؛

مجرب علاج ۱۲/۸

دمہ کا شرطیہ علاج

دمہ خشک ہو یا تر۔ نیا ہو۔ یا پرانا۔ شرطیہ دوا ہے دو ہی خوراک کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر سانس کی ساری تکلیف دُور ہو کر آدمی تندرست ہو جاتا ہے۔ قیمت عہ

بخار کی حکمی دوا

اس کے استعمال سے روزانہ۔ تیجہ۔ چوتھیہ بخار پہلے ہی دن رک جاتا ہے۔ ورنہ دوسرے دن تو ضرور ہی بفضلِ خدا رک جاتا ہے ؛

قیمت فی شیشی بارہ آنہ ۱۲؎

براہین نیرہ ۱۳/۵

یہ رسالہ اہل اسلام کے دعوی تحریف بائبل کا نہایت ہی عالمانہ و محققانہ جواب ہے جس میں تاریخی لاتردلائل ولاجواب براہین قاطع سے الزام تحریف بائبل کا کامل طور سے استیصال کر دیا گیا ہے اور مولویوں کی تمام غلط فہمیوں اور انکے اوہام باطلہ اور الزامات خود ساختہ کی قابل دید تردید کیگئی ہے۔ اگر آپ مسیحی مشنر اور پادری ہیں اور مسلمانوں سے عموماً مذہبی گفتگو کرنیکا موقعہ ملتا ہے تو نہ صرف خود اس عدیم النظیر رسالہ کو مطالعہ فرمائیں۔ بلکہ اس کی متعدد جلدیں خرید کر اپنے تمام منادوں کو بھی اس ضروری ہتھیار سے مسلح کر دیجئے کہ آپ صاحبان کی عین موقع پر کامل دستگیری کریگا۔ کتابت۔ طباعت دیدہ زیب۔ کاغذ سفید چکنا قیمت ۱؎ مع محصولڈاک ۱؎ ہے۔ بہت جلدی کیجئے۔ ورنہ ختم ہونے پر اسکی ایک جلد آپ کو کسی قیمت پر دستیاب نہ ہو سکیگی ؛

مکافات عمل شہنشاہ روم نیرو کے عہد سلطنت کی پُر درد اور دل ہلا دینے والی داستان بطرز ناول۔ عبارت کی شستگی۔ محاورات رنگین مضمون کی دلچسپی پر ظرافت اور محاکات کی خوبی قابل دید ہے۔ ایک بار پڑھ لینے سے اگر آپکی زبان چٹخارے نہ لے تو ہمارا ذمہ ؛

قیمت فی جلد ۱۲؎ محصولڈاک ۱؎

ملنے کا پتہ :۔ ڈاکٹر مولوی حشمت اللہ ایچ۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایف۔ اے۔ ایل۔ ایم۔ بی قصور کوٹ پیرانوالہ۔ ضلع لاہور

تاپ تلی یا طحال کی لاثانی گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے چند ہی دنوں میں طحال اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہے۔ نہایت مجرب گولیاں ہیں

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ

المشتہر

ڈاکٹر ای۔ این۔ اوبیڈیا۔ خورجہ ضلع بلند شہر

ایک ڈاکٹر کہتا ہے کہ ادھیڑ آدمیوں کے لئے زمین کھودنے کا شغل بہت اچھا ہے ؛

پادری ایچ۔ اے۔ ای ڈیل صاحب ایس۔ ٹی۔ ایم مینیجر نور افشاں ایپرس روڈ لاہور کے لئے پنجاب پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پرنٹر چھپا ؛